254- دیواروں پر آیات لٹکانے کا حکم

سوال

بہت سے مسلمان گھروں میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ بہت سے مسلمانوں نے دیواروں پر پلیٹیں اور تختیاں لٹکا رکھی ہوتی ہیں جن پر قرآنی آیات اور اسمائے حسنیٰ لکھے ہوتے ہیں، اس عمل کے متعلق شریعت اسلامیہ کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

گھروں سکولوں اور دوکانوں وغیرہ کی دیواروں پر قرآنی آیات پر مشتمل کپڑے اور پلیٹیں لٹکانے میں کئی ایک شرعی قباحتیں ہیں، جن میں سے ذیل میں چند ایک ذکر کی جاتی ہیں :

1– غالب طور پر بطور زینت اور دیواروں کی خوبصورتی کے لیے لٹکائی جاتی ہیں جس میں قرآن کریم سے انحراف کا پہلو نکلتا ہے کیونکہ قرآن کریم تو بطور ھدایت اور وعظ و نصیحت اور تلاوت کرنے کے لیے نازل کیا گیا ہے، اس لیے نہیں کہ اس سے دیواروں کی زیبائش اور تزیین کی جائے۔

2– بعض لوگ اسے بطور تبرک لٹکاتے ہیں جو کہ بدعت ہے، مشروع تبرک تو اس کی تلاوت ہے نہ کہ اس کے لٹکانے اور اسے شلفوں میں رکھنے اور اس کی پلیٹیں تیار کرنے میں تبرک پایا جاتا ہے۔

3– اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کی مخالفت ہے کیونکہ انہوں نے یہ کام نہیں کیا، اس لیے خیر و بھلائی اور بہتری تو ان کی اتباع و اطاعت میں ہے نہ کہ بدعات ایجاد کرنے میں۔

بلکہ تاریخ اس بات کی شاھد ہے کہ ترکی اور اندلس میں یہ نقوش اور زیبائش اور گھروں اور دیواروں پر ان نقوش کو لٹکانے کا کام مسلمانوں کی کمزوری اور ذلت کے دور میں شروع ہوا۔

4– اس کا لٹکانا شرک کا ایک ذریعہ ہے، اس لیے کہ بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کے لٹکانے سے گھر اور اس میں رہائشی لوگوں کی شر و برائی و آفات سے حفاظت ہوتی ہے، تو یہ اعتقاد شرکی اور حرام ہے، بچانے والا تو اللہ تعالی ہے اور بچانے کے اسباب میں سے قرآن کریم کی خشوع اور یقین کے ساتھ تلاوت اور اذکار شرعیہ ہیں۔

5– اس کو لکھنے میں قرآن کریم کو تجارت کی ترویج اور منافع میں زیادتی کا وسیلہ بنانا ہے، تو ضروری ہے کہ قرآن کریم کو اس سے علیحدہ رکھا جائے کہ وہ یہ وسیلہ بنے، اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ان پلیٹوں اور لوحات میں اسراف اور فضول خرچی بھی ہے۔

6– ان پلیٹوں اور لوحات میں سے بہت ساری تو سونے کے پانی والی ہوتی ہیں، جس کی بنا پر اسے لٹکانے اور استعمال کی حرمت اور بھی شدت اختیار کر جاتی ہے۔

7– ان میں سے بعض تختیوں اور پلیٹوں میں واضح طور پر عبث ہیں مثلا ایسی لکھائی جو کہ جس میں غموض ہوتا ہے اور وہ پڑھی بھی نہیں جاتی اور نہ ہی اس کا کوئی فائدہ ہے۔

اور بعض تو کسی پرندے کی شکل اور یا پھر کسی سجدہ کرتے ہوئے شخص کی شکل میں لکھی ہوتی ہیں، اور اسی طرح اور دوسری ذی روح کی اشکال میں جو کہ حرام ہیں۔

8– اس میں آیات قرآنی کو امتحان اور گندگی پر پیش کرنا ہے، مثلا جب ایک گھر سے دوسرے گھر میں سامان منتقل کیا جاتا ہے تو دوسرے مختلف سامان کے ساتھ رکھا جاتا ہے اور پھر اس کے اوپر کئی اشیاء بھی رکھ دی جاتی ہیں جس سے اس کی اھانت کا پہلو نکلتا ہے، اور اسی طرح جب دیواروں کو رنگ اور گھر کو صاف کیا جاتا۔

9- بعض دین سے دور مسلمان اسے یہ سمجھتے ہوئے لٹکاتے ہیں کہ وہ دینی کام کررہے ہیں تاکہ اپنے ضمیر کی ملامت سے بچ سکیں باوجوداس کے کہ وہ ان کے کچھ بھی کام نہیں آتیں ۔

اجمالی طورپریہ ضروری ہے کہ شر کے اس دروازے کوبند کیاجائے اوراس راہ پر چلاجائے جس پرخیر القرون میں لوگ چلتے تھے جس کی اچھائی کی شھادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دی کہ اس دور کے مسلمان عقیدہ اورسارے دینی احکام میں افضل ہیں ۔

پھراگرکوئی یہ کہے کہ ہم اس کی توھین تونہیں کرتے اورنہ ہی اس کی زینت بناتے اورنہ ہی اس میں غلوکرتے ہیں بلکہ ہم تواس سے لوگوں کی مجالس کی اندروعظ ونصیحت کاارادہ رکھتے ہیں ۔

تواس کاجواب یہ ہے کہ : جب ہم واقع کودیکھتے ہیں توکیا حقیقتاایساہی ہوتا ہے ؟ اورکیا مجلس میں بیٹھے سب لوگ اللہ تعالی کاذکرکرتے اوریاوہ جب سراٹھاتے ہیں تولٹکی ہوئی آیات کی تلاوت کرتے ہیں ؟

توحقیقت اس کے برعکس ہے ، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کے سروں کے اوپردیواروں کے ساتھ آیات لٹک رہی ہیں اس کی مخالفت کرتے اورجھوٹ اورغیبت اورمذاق کررہے ہوتے ہیں ، اوربرائی کرتے اوربولتے ہیں ، اگرہم فرض بھی کرلیں کہ ان میں سے کچھ لوگ ان لٹکی ہوئی آیات سے بالفعل مستفید ہوتے ہیں توان کی تعدادا تنی قلیل ہے کہ اس کی اس مسئل میں کچھ بھی تاثیر نہیں کیونکہ قاعدہ ہے القلیل کالمعدوم ، قلیل تعدادنہ ہونے کربرابرہے ۔

تومسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ کی طرف رجوع کریں اوراس کی تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ جوکچھ ہے اس پرعمل بھی کریں ۔

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ قرآن مجید کوہمارے دلوں کی بہاراورسینوں کانوراورہمارے حزن وغم کی جلاء بنائے اورغموں کودورکرنے کاسبب بنائے آمین یارب العالمین ۔
وصلی اللہ علی نبینا محمد ۔

واللہ تعالی اعلم .